سوال

(31) لفظ مولیٰ اور مولانا کا استعمال جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا لفظ ''مولانا'' یا ''مولیٰ'' کا استعمال اللہ کے علاوہ انسان 'جن اور عالم کے لیے جائز ہے؟ اخوکم : محمد ایوب۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

بہت ساری احادیث کی وجہ سے یہ بلا کراہت جائز ہے۔

پہلی حدیث : ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«لاَيَقُلْ أَحَدُكُمْ : أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ، اسْقِ رَبَّكَ، وَلْيَقُلْ : سَيِّدِي مَوْلاَيَ، وَلاَيَقُلْ أَحَدُكُمْ : عَبْدِي أَمَتِي، وَلْيَقُلْ : فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلاَمِي»

(تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو پلا 'اپنے رب کو کھلا 'اپنے رب کو وضو کرا 'اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا رب 'بلکہ کہے میرا سید 'میری مولیٰ 'اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا بندہ یا میری بندی 'چاہئے کہ کہے میرا لڑکا میری لڑکی 'میری غلام) بخاری : (3/124) 'مسلم : (2/316)۔

اور الشیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے الصحیحہ : (2/55) میں کہا ہے کہ السید ((اللہ)) اور حدیث مرفوع میں کہیں نہیں ثابت کہ مولیٰ اللہ ہے جب السید کے لفظ کا اطلاق غلام کے آقا کے لیے جائز ہے تو مولیٰ کا لفظ بطریق اولیٰ اس پر بولا جا سکتا ہے۔ خصوصاً اس لفظ کا اطلاق ادنیٰ (غلام) پر بھی ہوتا ہے جیسے کلام حافظ میں گزر چکا۔

دوسری حدیث : براء بن عازب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح (حدیبیہ) کی اور اس روایت میں کہ :

«أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ»، وَقَالَ لِجَعْفَرٍ : «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي»، وَقَالَ لِزَيْدٍ : «أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلاَنَا»

(آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا : ''آپ ہمارے بھائی اور مولا ہیں'')۔ (متفق علیہ) مشکوۃ : (2/293)

تو یہ موصوم الفاظ میں سے نہیں کہ استعمال اسکا ناجائز ہو بلکہ اس کے معانی بہت ہیں اور چودہ تک پہنچتے ہیں اور یہ اللہ اور غیر اللہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اور جس حدیث میں آیا ہے کہ غلام اپنے مالک کو مولانہ کہے۔ (مسلم :2/228)

تو اس زیادت کا ثبوت محل نظر ہے جیسے حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری میں کہا ہے 'امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث میں اعمش پر اختلاف بیان کیا ہے کہ بعض نے اس زیادۃ کا ذکر کیا ہے اور بعض نے حذف کیا ہے۔ اور عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : کہ اس کا حذف زیادہ صحیح ہے 'قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : ''اس کا حذف مشہور ہے'' اور کہا ہے کہ تاریخ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے جمع مشکل ہے تو اس تعارض میں ترجیح اختیار کی لئے) مراجعہ کریں الصحیحہ :(454-2/453)

کتاب الادب لابی داوٗد :(2/332) میں وارد ہے :((اور چاہیئے کہ کہے میرے مولیٰ))۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص93

محدث فتویٰ